سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ، 7-مارچ2018

(یوم الاربعاء، 18-جمادی الثانی1439ھ)

سولھویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 23

1287

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7-مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014

ایک وزیر واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1288

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018(مسودہ قانون نمبر8بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت2018منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018(مسودہ قانون نمبر6بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر10بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017(مسودہ قانون نمبر3بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017منظور کیا جائے۔

5۔ **مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018(مسودہ قانون نمبر9بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 منظور کیا جائے۔

1289

6۔ **مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2017 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

7۔ **مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018**
(مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

پری بجٹ بحث

1291

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ، 7-مارچ2018

(یوم الاربعاء، 18-جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا
وَتَقۡوٰهَا ۝٨ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا ۝١٠

سورة الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے(3) اور رات کی جب اُسے چھپالے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے)اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی(8) کہ جس نے (اپنے) نفس(یعنی روح) کوپاک رکھاوہ مراد کو پہنچا(10)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میری اُلفت مدینے سے یوں ہی نہیں میرے آقا کا روضہ مدینے میں ہے
میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھنچوں میرا دین اور دُنیا مدینے میں ہے
عرشِ اعظم سے جس کی بڑی شان ہے روضۂ مصطفیٰ جس کی پہچان ہے
جس کا ہم پلہ کوئی محلہ نہیں ایک ایسا محلہ مدینے میں ہے
پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو موت کیا زندگی کی بھی پروا نہ ہو
کاش سرکارؐ اِک بار مجھ سے کہیں اب تیرا مرنا جینا مدینے میں ہے

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، سپیشل ایجوکیشن، بہبود آبادی اور پبلک پراسیکیوشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سپیشل ایجوکیشن اور پبلک پراسیکیوشن کے سوالات pending کئے جاتے ہیں کیونکہ سپیشل ایجوکیشن منسٹر چودھری محمد شفیق کے عزیز فوت ہوگئے ہیں اور جناب احمد خان بلوچ بیمار ہیں لہٰذا بقیہ سوالات کے جوابات ہم لیتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے بتایا ہے کہ منسٹر صاحب کے عزیز فوت ہوگئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں، وہ جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چودھری صاحب حاضر باش ہیں۔ منسٹر صاحب خود ہی جواب دیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں؟ ابھی ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال سوشل ویلفیئر کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دیکھا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا سپیشل ایجوکیشن کے سوالات بھی pending کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، وہ سوالات تو pending کر دیئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس محکمہ سے کون غیر حاضر ہے جبکہ سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن تو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سیکرٹری صاحب تو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں لیکن میں نے جو آپ سے گزارش کی ہے کہ منسٹر صاحب نے آج سپیشل request کی ہے کہ میں آج نہیں آپاؤں گا۔ سپیشل

ایجوکیشن کے سیکرٹری تو موجود ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں۔ جی، حاجی محمد الیاس انصاری کدھر ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ آنکھ مچولی تو چلتی رہے گی کہ کبھی منسٹر تو کبھی پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، پارلیمانی سیکرٹری آگئے ہیں اور یہ آنکھ مچولی ختم ہو گئی ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9432 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بھیک مانگنے والی خواتین اور خواجہ سراء کو غیر قانونی کام سے روکنے سے متعلقہ تفصیلات

*9432: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں بالخصوص اور دیگر شہروں میں بتدریج جیسے ہی گاڑی کسی چوک پر رکتی ہے میک اپ کئے ہوئے ہیجڑے یا خواتین گاڑیوں کے شیشے پر دستک دیتے ہوئے بھیک طلب کرتے ہیں اور الٹی سیدھی حرکات بھی کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ کام حکومت کی اجازت سے ہو رہا ہے اگر غیر قانونی ہے تو پھر حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) یہ بات درست ہے کہ لاہور میں بالخصوص چوراہوں پر بھکاری کھڑے ہوتے ہیں۔

(ب) یہ کام حکومت کی اجازت سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ غیر قانونی ہے جس کے سدّباب کے لئے Vagrancy Ordinance 1958 موجود ہے جس کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر نے دارالکفالہ قائم کیا ہوا ہے۔ اس قانون کے تحت بھکاریوں کو پکڑنے کی ذمہ داری محکمہ پولیس کی ہے جس نے سال 17-2016 کے دوران کل 1659 بھکاریوں کو گرفتار کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے بتادیا ہے کہ اتنے لوگ ہم نے گرفتار کرلئے ہیں لیکن لاہور کی سڑکوں اور چوکوں پر ویسی ہی صورتحال ہے۔ ہم اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ہیں تو سوائے مال روڈ کے ہر چوک میں وہی کیفیت ہے۔ جیسے ہی چوک یا اشارے پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے وہاں پر خواجہ سراء موجود ہوتے ہیں اور وہ آکر گاڑی کے شیشے knock کرنا شروع کردیتے ہیں لہٰذا صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دارالکفالہ ہے---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ ان میں سے کسی کا نام بتاسکتے ہیں جس نے آپ کا شیشہ knock کیا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آئندہ نام پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر میں دارالکفالہ قائم ہے۔ لاہور میں کل کتنے دارالکفالہ ہیں اگر یہ ایک ہی ہے تو اس کی capacity کتنی ہے اور اس میں کتنے لوگ accommodate ہوسکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! لاہور میں ایک Welfare Shelter Home ہے۔ اس میں actually problem یہ آرہی ہے کہ Vagrancy Ordinance 1958 میں بنا تو اس کے ذریعے اس وقت قانون پاس ہوا۔ یہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھکاریوں کو گرفتار کرے گی اور اس کے بعد ان کو Home Welfare Shelter بھجوایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں خود propose کرتا ہوں کہ اس قانون میں ترمیم کرنی چاہئے اور قانون کو واضح ہونا چاہئے کہ کوئی اس طرح کا طریق کار وضع کیا جائے کہ جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے جس پر بعد میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں اکثر اوقات یہی کہا جاتا ہے کہ یہ تمام تر ذمہ داری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی ہے لیکن کچھ قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ اب ہماری سوسائٹی اس طرف جارہی ہے کہ اس معاملے کو اس ایوان میں ایک بحث کے ذریعے حل کیا جائے تاکہ یہ جو خرابیاں ہیں دور ہوسکیں اور

capacity کے حوالے سے جب پہلی دفعہ کوئی بھی پولیس آفیسر کسی کو arrest کر کے محکمہ کے سپرد کرتا ہے تو first of all ایس ایچ او یا اس کا کوئی بھی subordinate سب انسپکٹر وغیرہ اس کو personally خود ہی bail کر سکتا ہے۔ اگر اس کا case کسی عدالت میں پہنچتا ہے تو اس کی سزا تین ماہ سے لے کر دو سال تک ہے لیکن ابھی تک اس طرح کی کوئی پریکٹس نہیں ہوئی کہ کسی beggar کو لمبے عرصے یا تین ماہ کے لئے کوئی سزا دی گئی ہو۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے تو سوال کچھ اور پوچھا ہے کہ جو کچھ آپ نے بنانا ہے کیا آپ کے محکمہ نے اس کا کوئی تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کافی عرصہ پہلے محکمہ نے ایک proposal بنا کر سمری بھجوائی جس کی ابھی تک approval نہیں آئی لیکن میری پھر دوبارہ یہی request ہو گی کہ اس ایوان کی کمیٹی بنا دیں جس میں ڈاکٹر صاحب اور ممبران بھی ہوں تاکہ وہ کوئی ترمیم کے ذریعے اس سسٹم میں بہتری لا سکیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! پہلے ڈاکٹر صاحب سوال کر لیں اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال 14۔ ستمبر 2017 کو گیا ہے جو کہ 30۔ جنوری کو وصول ہوا ہے جس کا جواب انصاری صاحب دے رہے ہیں لہٰذا گزارش یہ ہے کہ اگر محکمہ نے کوئی غور و خوض کیا ہے تو کوئی چیز proposal کی صورت میں اس ایوان کے اندر اس وقت پیش کی جانی چاہئے تھی۔ یہ تو vague سی بات کی ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے اور یہ ہونا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس گورننس کو اب دسواں سال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کرنا ہے وہ آپ کو اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے اور کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب آپ ہی اس کا فیصلہ فرما دیں۔ میں اور آپ مل بیٹھتے ہیں اور کچھ اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر کمیٹی بنائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں جس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں اس پر کمیٹی بنا دوں گا کیونکہ انہوں نے میرے ذمے ڈال دیا ہے۔ جی، قریشی صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی فرما رہے ہیں کہ یہ پولیس والوں کا کام ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ان کا کام ہے، یہ خود جائیں اور کہیں کہ ہمیں پولیس کی اتنی نفری چاہئے۔ یہ cognizance لیں گے، پولیس والے ان کی help کریں گے تب جا کر beggars کو اور ان کو آپ جا کر پکڑ سکتے ہیں۔ یہ اپنا کام کرتے نہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ پولیس والوں کا کام ہے اور وہ کریں حالانکہ وہ direct cognizance نہیں لے سکتے بلکہ انہوں نے لینا ہے۔ انہوں نے چالان بنانا ہے اور وہ عدالت میں put کرنا ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں نے آپ کی بات پہلے ہی ان تک پہنچا دی ہے اور دیکھیں اب کیا صورت نکلتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بھی اس بات کو کہہ چکا ہوں کہ یہ ذمہ داری first پولیس کی ہے اور ویلفیئر شیلٹر ہوم کا کام صرف اتنا ہے کہ وہاں پر جو پہنچے گا اس کی rehabilitation کرنی ہے۔ میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اس میں ترامیم ہونی چاہئیں۔ اگر یہ محکمہ کی ذمہ داری ہوتی تو ہم اس کو ہر صورت اپنے اوپر لیتے اور اس پر کارروائی بھی کرتے۔

جناب سپیکر: جی، یہ معاملہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ چوکوں، چوراہوں سے ان لوگوں کے مکمل خاتمے کے لئے کیا قانون سازی کرنا چاہتے ہیں؟ اس وقت معزز ایوان میں جتنے لوگ ہیں، اگر انہوں نے پانچ سال نہیں بتایا تو کم از کم اب اس ایوان کو بتائیں تاکہ جو serious ممبران ہیں وہ اس معاملے کے اوپر کمیٹی کے اندر اپنی سفارشات اور تجاویز جمع کروا سکیں ورنہ نشستن اور برخاستن کے لئے تو کمیٹی کے حوالے نہیں کرنا۔ ہماری زندگی تنگ ہو گئی ہے، ہم کسی

جگہ سڑک پر کھڑے نہیں ہو سکتے اور عجیب سا ماحول ہوتا ہے لیکن اس عجیب سے ماحول کو ختم کرنے کی بجائے یہاں پر صرف ایک بات کر دی جائے اور جملہ بول دیا جائے کہ اس پر قانون سازی ہونی چاہئے تو کیا آپ دس سال سے سو رہے ہیں، اگر آپ دس سال سے نہیں تو پانچ سال سے سو ہی رہے ہیں ناں؟ اس لئے آپ نے قانون سازی کرنی ہے تو کمیٹی کے حوالے کریں اور ہمیں بتائیں تاکہ ہم کمیٹی میں اپنی تجاویز دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچ یا دس سال سونے کی بات نہیں ہے۔ ہم 1958 سے سوئے ہوئے ہیں اور اس وقت 60 سال ہو گئے ہیں اسی لئے میں نے اب کہا ہے کہ اس قانون میں بہتری لانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے refer کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے لیکن اب آپ اور کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اگلا سوال نمبر 9629 میاں محمد رفیق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2465 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن یہ سوال pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8863 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9641 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9643 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8452 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9656 میاں طارق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9657 حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا یہ سوال بھی pending ہے۔ اگلا سوال نمبر 9682 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال pending ہو گیا ہے۔ اب سوالات کو دوبارہ سے شروع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں یہ سوال repeat کرنا چاہتا تھا، اگر آپ چاہیں تو میں کر دوں اور نہ چاہیں تو نہیں کرتا۔ میاں محمد رفیق کا سوال نمبر 9629 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8863 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9641 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے پاس تو ان کی کوئی ایسی request نہیں آئی اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے سوال کو pending کروا دینا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے پہلے بولنا تھا تو اس پر کچھ سوچا جا سکتا تھا لیکن اب دوسروں کی fate ہے اس کے مطابق ہی ہو گا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں خالی اسامیوں کی تفصیل

*9629: میاں محمد رفیق: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں FWW,FWA,FH چوکیدار، سوئیپر اور ڈرائیور کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی اسامیاں کہاں کہاں، کب سے خالی ہیں، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ب) کیا محکمہ ان خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ بالا اسامیوں سے متعلق تفصیلات الگ سے پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ پاپولیشن ویلفیئر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ اسامیاں پنجاب کے تمام اضلاع میں فیملی ویلفیئر سینٹرز، ضلعی دفتر بہبود آبادی اور فیملی ہیلتھ کلینکس میں عرصہ دو سال سے خالی ہیں۔

(ب) محکمہ خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جلد ہی ان اسامیوں کو مشتہر کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں دارالامان کی تعداد اوراس میں موجود خواتین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8863: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں دارالامان کی تعداد اور اس میں موجود خواتین کی تعداد کتنی ہے اور سال 2015-16 سے آج تک کتنا بجٹ ان کے لئے جاری کیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال کے دارالامان میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد نیز یہ کس تشدد سے متاثرہ ہوئیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مزید برآں دارالامان ساہیوال میں خواتین کو رکھنے کی کتنی گنجائش ہے کیا اس میں تعداد سے زیادہ خواتین ہیں اگر ہاں تو حکومت کوئی دوسرا اسیٹ اپ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال دارالامان میں اس وقت خواتین کی تعداد 16 ہے اور بچوں کی تعداد 6 ہے 2015-16 اور 2016-17 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Total Allocation of Budget 2015-16 = 6432000

Total Expenditue = 5912010

Total Allocation of Budget 2016-17 = 4897000

Total Expenditue = 3988663

51,61,000 Total Allocation of Budget 2017-18 =

(ب) ضلع ساہیوال کے دارالامان میں موجود جسمانی تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد 16 ہے۔

(ج) دارالامان ساہیوال میں 20 خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت تعداد 16 ہے۔

فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ کے عہدے کا گریڈ اور ملازمین کی حق تلفی کی تفصیل

*9641: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) FWA کے عہدے کا گریڈ کیا ہے؟

(ب) FWA کا محکمہ میں کیا کردار ہوتا ہے؟

(ج) صوبہ کے علاوہ ان ملازمین کا گریڈ کون سا ہے؟

(د) اگر صوبہ میں ان ملازمین کا گریڈ مختلف ہے تو ایسا کیوں ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ان کی اپ گریڈیشن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمانہ سروس رولز 2009 ترمیم شدہ بحوالہ حکومت پنجاب محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (ریگولیشنز ونگ) کے نوٹیفکیشن بتاریخ 08.05.2014 (Annex-I) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کے تحت فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل / فیمیل) کا گریڈ 5 ہے۔

(ب) فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل / فیمیل) اپنے مقرر کردہ علاقوں میں شادی شدہ جوڑوں کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مانع حمل طریقے فراہم کرتے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا میں دوسرے صوبوں کے ملازمین کے متعلق فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل / فیمیل) کے گریڈ کی تفصیل موجود نہ ہے۔

(د) جیسا کہ (ج) میں جواب درج کیا جا چکا ہے۔

(ہ) کسی بھی پوسٹ کو اپ گریڈ کرنے کا اختیار محکمہ ہذا کو نہ ہے۔ البتہ ایسی تمام اسامیاں (گریڈ 05 تا 16) جن کے لئے سروس رولز میں پروموشن چینل موجود نہ ہے ان کے لئے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے خط بتاریخ 04.01.2016 (Annex-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے تحت ان کو ٹائم سکیل پروموشن دیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلا پوائنٹ آف آرڈر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس کے بعد محترمہ کنول نعمان کا ہے پھر آپ کی باری ہے۔

گنّے اور گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ایوان کو update کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ گنّے کے معاملات کے بارے میں جمعہ 9-مارچ کو منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو بلایا گیا ہے جس میں وہ جو بھی رام کہانی ہے پیش کریں گے۔ یہ آنیاں جانیاں ہیں لیکن اس کا نتیجہ ابھی تک کچھ نہیں نکلا۔ اس وقت گزارش یہ ہے کہ گندم کی فصل بھی اب برداشت ہونے کے قریب ہے اور ایک ماہ کے بعد گندم کی فصل کی کٹائی شروع ہو جائے گی۔ پچھلے سال کی طرح اس دفعہ بھی یہ خدشات موجود ہیں کہ اس دفعہ کسان کی گندم کی فصل "رُلے گی" اور بالخصوص نقصان چھوٹے کسان کا ہوتا ہے۔ چونکہ جمعہ کو وزیر خوراک آئیں گے اور گنے کے بارے میں

"اپنی آنیاں جانیاں" کی رپورٹ پیش کریں گے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ انہیں یہ بھی کہا جائے کہ اب جو گندم کی فصل مہینے ڈیڑھ مہینے میں آجائے گی، یقیناً اس کی خریداری کی تیاریاں اور منصوبہ بندی پہلے سے ہوتی ہے تو وہ گنّے کے ساتھ ساتھ گندم کے بارے میں بھی update کریں گے کہ باردانہ کی تقسیم ہے، خرید ہے، اس کے اندر جو کوتاہیاں اور خامیاں پچھلے سال رہ گئی تھیں اُن کو rectify کر کے ہمیں بتائیں کہ انہوں نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟ آپ ساتھ یہ بھی direction دے دیں گے تو محکمہ جواب دے دے گا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب نے جو کہا ہے اس حوالے سے منسٹر صاحب کو convey کیا جائے تا کہ وہ گندم کے حوالے سے بھی پالیسی لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول نعمان!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہی تھی کہ کل جب میں اپنی ادویات لینے کے لئے ڈسپنسری گئی ہوں تو پتا چلا کہ دو ہفتے سے ادویات بند ہو گئی ہیں اور سیکرٹری صحت فرما رہے ہیں کہ چونکہ فنڈز نہیں ہیں اس لئے مزید medicines نہیں آ سکیں۔ یہ general issue ہے کہ اگر اس طرح medicines روک دی گئی ہیں اور فنڈز allocate نہیں کر رہے تو ہماری اسمبلی کے معزز ممبران کی ادویات کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آپ سیکرٹری صحت سے یہ سوال ضرور raise کریں کہ یہ کیا بات ہوئی کہ فنڈز ختم ہو گئے ہیں اور اب مزید medicines آپ لوگوں کو نہیں دی جائیں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے معزز ممبران کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جس پر مہربانی کر کے آپ نوٹس لیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر ممبران میں پریشانی پیدا ہوئی ہے تو probe in کریں کہ یہ medicines والے فنڈز بھی تو کہیں اورنج لائن ٹرین کے لئے نہیں چلے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ مزید بہتری کے لئے انتظار کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواتین کے عالمی دن 8-مارچ کو ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مخصوص کرنے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ 8-مارچ کو International Women Day ہے تو میری گزارش ہے کہ کل ایوان میں باقاعدہ ان خواتین کو tribute پیش کرنے کے لئے اس دن کو مخصوص کیا جائے تاکہ ہم اس کو اچھے طریقے سے پنجاب اسمبلی کے اندر منا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ وزارت کل اس دن کو منانے کے لئے انتظام کرے۔ منسٹر صاحبہ کا فون بھی آیا تھا کہ وہ کل کے بزنس میں نہیں آ سکیں گی لیکن ان کی وزارت کو پیغام convey کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! عورتوں کے حقوق کے لئے مارچ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ خواتین کے حقوق کا تو عالمی دن منایا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شادی شدہ مردوں کا بھی عالمی دن منانا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کا شکر ہے ہمارے حقوق پورے ہو رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیونکہ ان سے زیادہ تو کوئی مظلوم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جب مرد آپس میں بیٹھیں گے اور ایسی سوچ رکھیں گے تو وہ بھی ہو جائے گا۔ ہمیں خواتین کا بہت احترام ہے اس لئے ہم آپ کا دن منانے کی خوشی میں آپ کے ساتھ ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! چونکہ میرے ضلع سے متعلقہ issue ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے خصوصی ہدایات بھی فرمائی تھیں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر جو بلڈنگ کا کام ہو رہا ہے اور وہاں پر ناقص ٹائلیں لگی تھیں جس پر وزیر اعلیٰ نے special directions بھی pass کی تھیں کہ ان ٹائلوں کو فوری تبدیل کیا جائے لیکن تا حال ان ٹائلوں کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ وہاں پر لوہے کے جو شیڈ بنائے جا رہے ہیں ان میں بھی ناقص مٹیریل لگ رہا ہے اور اس کے علاوہ اس بلڈنگ کی تعمیر میں کرپشن کے کروڑوں روپے کے گھپلے ہو چکے ہیں اس لئے میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس پر کوئی قدم اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ لکھ کر لائیں تو اس پر نوٹس لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 94 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں sorry then, 94 is going اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی بھی ان کی اور سردار وقاص حسن موکل کی مشترکہ ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ دونوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہیں تو یہ ان کی دلچسپی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ نے دلچسپی کی بات کی ہے تو مجھے یاد آ گیا کہ تحاریک التوائے کار کے جوابات نہیں آتے کیونکہ میں نے کئی بار آپ سے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! آپ پرسوں تھے، کل تھے؟

جناب آصف محمود: جی، میں بالکل تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نہیں تھے اور پارلیمانی سیکرٹری نے تحاریک التوائے کار کے جوابات دیئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تو اپنی تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں کیونکہ میں نے جوابات نہ آنے کی بابت ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے جس پر آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق ہے؟

جناب آصف محمود: جی، ہاں۔ کیونکہ تحاریک التوائے کار کے جوابات محکمہ نے نہیں دیئے اس لئے میں نے تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ میں نے اس بات پر تحریک استحقاق جمع کروائی ہے کہ محکمہ جات نے آپ کے ایوان میں جواب نہیں دیئے جس سے اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کس کا جواب لے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جو آپ نے فرمایا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں جواب نہیں دے سکتا بلکہ وہ جواب دیں گے اور ڈیپارٹمنٹ آ کر انشاء اللہ جواب دے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب تک جواب دے گا؟

جناب سپیکر: جلدی دے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اب دیکھیں ناں کہ time بھی ایسا ہے۔ میں تو پچھلے ایک سال سے لگا ہوا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جتنی تکلیف آپ کو ہے اتنی ہی مجھے بھی ہوتی ہے۔ میں انہیں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس کے جواب میں delay کریں۔ انشاء اللہ وہ جلد ہی جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 107/18 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو چونکہ ایک تحریک التوائے کار بھی dispose of کر دی گئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد شاہ کھگہ اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں چونکہ ان کی بھی ایک تحریک التوائے کار dispose of کر دی گئی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں چونکہ ان کی تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 113/18 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ مال کے نوٹیفکیشن کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 22 فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور میں محکمہ مال کے حکام کی مجرمانہ غفلت کے باعث پانچ ماہ قبل جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے باوجود شہری اراضی انتقال کے لئے شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ انتقال فیس رجسٹری برانچز میں ادا کرنے کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے جبکہ شہری فیسیں دے کر بھی خوار ہو گئے ہیں اور پنجاب حکومت کی طرف سے شہریوں کی اراضی منتقلی میں درپیش مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ رجسٹری برانچز میں وصول کی جانے والی فیس کو 500 روپے سے بڑھا کر 600 روپے کر دیا گیا لیکن پانچ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کسی بھی شہری کو انتقال کی کاپی گھر میں نہیں جا سکی مگر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ڈی سی اور دیگر حکام نے ابھی تک بڑی سطح پر کی جانے والی کرپشن کا

نوٹس نہیں لیا کہ ضلع بھر میں وصول کی جانے والی رجسٹریوں کی فیس کہاں جاتی ہے۔ تاہم سینئر ممبر بورڈ نے اس ساری صورتحال سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ کے اعلان کے باوجود اسمبلی ڈسپنسری سٹاف اضافی الاؤنس سے محروم

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی پہلے ادویات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی لیکن ایک بڑا اہم مسئلہ ہے کہ ہماری اسمبلی میں ڈسپنسری سٹاف کے لئے پچھلے بجٹ اجلاس کے موقع پر وزیر خزانہ نے اچھی کارکردگی پر اضافی الاؤنس دینے کا اعلان کیا تھا لیکن ایک سال ہو گیا۔ بجٹ کے اجلاس میں اچھی کارکردگی کے اوپر تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، وہ اسمبلی سٹاف کا نہیں ہیلتھ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایسا ہی ہے۔ سیکرٹری ہیلتھ کو اسمبلی کی طرف سے لیٹر لکھا گیا تھا۔ سیکرٹری صاحب نے لکھا کہ ان کو ان کے wages اور جو ان کا انعام ہے وہ دیا جائے۔ پھر سیکرٹری ہیلتھ نے ایم ایس سروسز ہسپتال کو لیٹر لکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ issue یہاں اس لئے mention کر رہی ہوں کہ ایم ایس سروسز ہسپتال تو authorized ہے ہی نہیں۔ اگر محکمہ خزانہ کی طرف سے ان کو payment ملے گی تو پھر وہ آکر اس عملے کو تنخواہیں دیں گے۔ جب ان کے اختیار میں کسی کو payment کرنا ہے ہی نہیں تو وہ کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ آج اسلام آباد ہیں وہ کل تشریف لے آئیں گی تو کل انشاءاللہ ان سے بات کر لی جائے گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نیا بجٹ آنے کو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن سے بات کرنے کا مسئلہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ مسئلہ انشاءاللہ resolve کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کام کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا 20 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد

(جناب سپیکر 1:26 پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھئے گا۔

گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 9-مارچ 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔